دوسرے رمضان کے بعد تک قضاء میں تاخیر کرنا اور قضاء سے قبل فدیہ دینا

﴿ تأخير القضاء إلى ما بعد رمضان الثاني، وهل يفدي قبل أن يقضي؟ ﴾

[أردو- الأردية – Urdu]

فتوی

محمد صالح المنجد حفظہ اللہ

مراجعہ

شفیق الرحمن ضیاء اللہ مد نی

ناشر

2010 - 1431

islamhouse.com

﴿ تأخير القضاء إلى ما بعد رمضان الثاني ، وهل يفدي قبل أن يقضي ؟ ﴾

« باللغة الأردية »

فتوى

محمد صالح المنجد حفظه الله

مراجعة

شفيق الرحمن ضياء الله المد ني

الناشر

2010 - 1431

islamhouse.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوسرے رمضان كے بعد تك قضاء میں تاخیر كرنا اور قضاء سے قبل فدیہ دینا

رمضان المبارك شروع ہوا تو ایك مسلمان بہن كے پچھلے رمضان كے چھ روزے ابھی باقی تھے، دوسرا رمضان ختم ہونے كے بعد مجھ سے اس نے پوچھا كہ اس پر كیا لازم آتا ہے، میں نے پوچھنےاور مطالعہ كرنے كے بعد اسے كہا كہ اس كے ذمہ قضاء اور ہر دن كے بدلے فدیہ ہے، اور ہم نے ہر دن كے بدلے ڈیڑھ كلو گندم ادا كر دی، اور مكمل چھ دن كا فدیہ اپنے ایك یتیم ہمسائے كو دے دیا، یہ علم میں رہے كہ اس نے اپنے ذمہ قضاء روزوں كو ابھی تك مكمل نہیں كیا، تو كیا فدیہ كی یہ مقدار صحیح ہے ؟ اور كیا قضاء سے قبل ا سكا فدیہ ادا كرنا صحیح شمار ہو گا ؟

الحمد للہ:

پہلی بات تو یہ ہے كہ:

فدیہ صرف فقراء اور مساكین كو ہی دیا جا سكتا ہے، كسی اور كو نہیں، تواس بنا پر اگر یہ یتیم فقراء ہیں تو انہیں فدیہ دینا جائز ہے، اور اگر وہ غنی اور مالدار ہوں تو پھر انہیں دینا جائز نہیں، بلكہ آپ اسے دوبارہ ادا كریں.

آپ نے گندم دے کر بہت اچھا کام کیا ہے، اور اللہ تعالی نے جو واجب کیا ہے اصل میں وہ یہی ہے کہ غلہ ہی دیا جائے، اور نقدی کی شکل میں فدیہ کی ادائیگی جائز نہیں، اور قسم اور ظہار وغیرہ کے کفارہ، اور فطرانہ وغیرہ میں بھی یہی قول ہے کہ جس میں اللہ تعالی نے غلہ دینا فرض کیا ہے وہاں غلہ ہی دیا جائے.

دوم:

اصل مسئلہ کے متعلق گزارش یہ ہے کہ: پہلے رمضان کے روزوں کی قضاء میں دوسرے رمضان کے بعد روزے رکھنے کے ساتھ فدیہ و غلہ دینے میں علماء کا اختلاف ہے، ہم نےاس کی تفصیل سوال نمبر (٢٦٨٦٥) کے جواب میں بیان کی ہے، اور وہاں یہ بیان ہوا ہے کہ اگر رمضان کے روزوں کی قضاء دوسرے رمضان کے بعد تك كسی مستقل عذر مثلا بیماری یا سفر یا حمل یا دودھ پلانے کی بنا پر ہو تو پھر صرف روزوں کی قضاء ہی لازم آتی ہے.

ليكن اگر بغير عذر ہو تو پھر قضاء ميں تاخيركرنے والے كو توبہ و استغفار كے ساتھ ـ جمہور علماء كے ہاں ـ قضاء كے ساتھ ہر دن كا فديہ بھى مسكين كو ادا كرنا ہو گا، ہم نے وہاں يہ بھى بيان كيا ہے كہ راجح يہى ہے كہ فديہ دينا واجب نہيں، ليكن اگر وہ احتياط كرتے ہوئے فديہ ادا كرتا ہے تو يہ بہتر اور اچھا ہے.

اور يہاں ہم ايك زائد امر بيان كرتے ہيں جو آپ كے سوال ميں آيا ہے وہ يہ كہ قضاء كے روزے ركھنے سے قبل فديہ دينا جائز ہے، كيونكہ فديہ تو قضاء ميں تاخير سے متعلق ہے، نہ كہ قضاء شروع كرنے سے متعلق.

اس بنا پر جس روزے كى قضاء ركھنا مقصود ہو اس دن سے قبل يا بعد ميں فديہ دينا جائز ہے. جاء في

" الموسوعة الفقهية " (٢٨/ ٧٦) ميں درج ہے:

" رمضان كى قضاء تاخير سے ہوگى، ليكن جمہور علماء نے اسے اس چيز كے ساتھ مقيد كيا ہے كہ اس كى قضاء كا وقت فوت نہ ہو جائے، وہ اس

طرح کہ دوسرے رمضان کا چاند نظر آ جائے، کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں:

" میرے ذمہ رمضان کے روزے ہوتے تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ومرتبہ کی وجہ سے شعبان میں ہی اسکی قضا کرپاتی تھی"-

جس طرح پہلی نماز دوسری نماز تك مؤخر نہیں کی جا سکتی.

اور جمہور علماء کے ہاں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی اس حدیث کی بنا پر بغیر کسی عذر کے ایك رمضان کی قضاء کے روزے دوسرے رمضان تك مؤخر کرنا جائز نہیں، اور اگر وہ تاخیر کرے تو اسے ہر روزے کے ساتھ ایك مسکین کو کھانا بھی کھلانا ہو گا.

کیونکہ ابن عباس اور ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس کے ذمہ رمضان کے روزے ہوں اور اس نے دوسرے رمضان تك نہ رکھے تو اس پر قضاء کے ساتھ ہر دن ایك مسکین کو کھانا بھی کھلانا ہو گا، اور یہ فدیہ تاخیر کی بنا پر ہے....

اور قضاء سے قبل یا قضاء کے ساتھ یا قضاء کے بعد فدیہ دینا جائز ہے "

انتہی. دیکھیں: الموسوعة الفقهية (٢٨/ ٧٦).

جن کے ہاں تاخیر یا احتیاط کی بنا پر فدیہ دینا واجب ہے ان کے ہاں افضل یہ ہے کہ بھلائی کی جانب جلدی کرتے ہوئے، اور تاخیر کی آفات اور نقصانات سے بچنے کے لیے فدیہ قضاء سے قبل ادا کیا جائے، جس طرح بھول میں ہوتا ہے.

المرداوی حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کھانے میں وہ چیز دے جو کفارہ میں کفائت کرتی ہے، اور قضاء سے قبل یا قضاء کے ساتھ یا بعد میں کھانا کھلانا جائز ہے، المجد یعنی ابن تیمیہ کے دادا کہتے ہیں: ہمارے نزدیك تواسے مقدم کرنا افضل ہے، تا کہ خیر و بھلائی میں جلدی ہو، اور تاخیر کی آفات اور نقصانات سے بچا جا سکے "

انتہی. دیکھیں: الانصاف (٣/ ٣٣٣).

واللہ اعلم . اسلام سؤال والجواب